فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱ | ۴؍ رمضان ۱۳۹۲ھ ۱۳؍اخاء ۱۳۵۱ہش ۱۳؍اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا تزکیہ نفس کیلئے ضروری ہے

روزہ دار کو خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے

"صلوٰۃ کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔"

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔" (لیکچر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صـ۴۳)

"عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کیلئے ہیں جس کے پاس مال ہو۔ اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آجاتی ہے۔ سچ ہے۔ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسکی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا۔ اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجالاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔"

(الحکم ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۲؍اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اچھی ہے لیکن کچھ کمزوری ابھی باقی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۱۲؍اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت گذشتہ رات ناساز رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی کامل و عاجل صحت کے لئے بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو گذشتہ دنوں گاڑی سے اترتے وقت سخت جھٹکا لگا۔ جسکی وجہ سے ٹانگوں میں شدید درد ہے اور چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

طبیہ کالج ربوہ میں ٹائیفائڈ کے حفاظتی ٹیکوں کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ خواہشمند احباب مفت ٹیکے لگوا سکتے ہیں۔ اوقات ۸ تا ۱۲ بجے بعد دوپہر۔ (پرنسپل طبیہ کالج)

انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے مبلغ مکرم صالح الشبیبی صاحب کے ایک بچے کا بازو گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچے کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

مکرم حاجی عبداللطیف صاحب جو فجی کے ایک مخلص، قربانی کرنے والے اور صوفی منش دوست ہیں۔ عرصے سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب فجی سے امریکہ بغرض علاج گئے ہوئے ہیں۔ وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ نمایاں افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ بہت تھوڑا فرق پڑا ہے۔ انہیں Sinus کی تکلیف ہے جو Chronic صورت اختیار کر گئی ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے اس دوست کو اپنے خاص فضل سے جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ٭ قائم مقام ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد ٭

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ر ماہ اخاء ۱۳۵۱ھ ش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانِ رُوحانیت کے روشن ستارے

جو خوش بخت اور سعید الفطرت وجود اللہ تعالیٰ کے مامورین اور اسکے فرستادوں کے ساتھ تعلق پیدا کرتے اور ان کے فیوض سے براہ راست بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں ایک ایسی پاک تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جو انہیں ایک نیا انسان بنا دیتی ہے۔ صحبتِ صادقین کی بدولت وہ فرشتہ خصلت بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی صفات کے حسین جلووں کو دیکھ کر اور اس سے ذاتی تعلق پیدا کر کے وہ معرفت و بصیرت کے ایک ایسے مقام پر قائم ہو جاتے ہیں جہاں سے کوئی دُنیوی کشش اور ترغیب یا کوئی ابتلاء اور تکلیف اُنہیں متزلزل نہیں کر سکتی، وہ رُوحانیت کے آسمان پر ایسے روشن ستارے بن کر چمکتے ہیں جو بہتوں کے لئے راہ نمائی کا موجب بنتے ہیں۔ اس پاک اور مقدس تبدیلی کے سب سے بڑے مظہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام تھے۔ ان کی زندگیوں میں صحبتِ نبویؐ کی بدولت جو انقلابِ عظیم بپا ہوا اسکے دوست دشمن سب ہی معترف ہیں۔ اور اسکی کوئی مثال مادرِ گیتی نہ پیدا کر سکی ہے اور نہ کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی اے لوگو! میرے صحابہ تو ستاروں کی مانند ہیں۔ جس طرح ستارے قائم ہیں اسی طرح یہ ہدایت کے جس راستہ پر قائم ہو گئے ہیں وہ ہر وقت قائم رہے گی اور تم ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلوگے اور جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت پا جاؤگے۔ یہ ہے وہ شان جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں صحابہؓ کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے مامور اور اسلام کے بطلِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دِکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی کے لئے ذبح ہو گئے جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ زمینی نہ رہے تھے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم، ہدایت اور مؤثر نصیحت نے اُن کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قُدسی صفات اُن میں پیدا ہو گئی تھیں۔ دُنیا کی خباثتوں اور ریاکاریوں سے وہ ایسے سُبک اور ہلکے پھلکے کر دیئے گئے تھے کہ اُن میں پرواز کی قوت پیدا ہو گئی تھی۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶۶)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسولؐ کیلئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں، جلاوطن ہوئے، ظلم اُٹھائے، طرح طرح کے مصائب برداشت کئے، جانیں دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم آگے ہی بڑھاتے گئے۔ وہ کیا بات تھی جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل پر پڑ چکی تھی، اسلئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جائے آپؐ کی تعلیم تزکیۂ نفس، اپنے پیروؤں کو دُنیا سے متنفر کر دینا شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳)

ایک اور جگہ حضور صحبتِ صالحین کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ، اللہ فی اصحابی۔ گویا صحابہ خدا کا رُوپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر وہ دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے، خدا تعالیٰ کا قُرب بندگانِ خدا کا قُرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین اِس پر شاہد ہے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۲)

حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا حوالہ میں فرمایا ہے کہ صحابہ کرامؓ خدا کا رُوپ ہو گئے تھے۔ یعنی اُن میں اللہ تعالیٰ کی صفات جلوہ گر تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ رُوحانی لحاظ سے انہوں نے ابدی زندگی پائی اور اطاعت، و اخلاص، بہادری اور شجاعت کی ایسی ایسی مثالیں اُن سے ظہور میں آئیں جن کی نظیر لانے سے دنیا ہمیشہ قاصر رہے گی۔

رمضان المبارک کی آمد

پھر دردِ محبت کے اظہار کے دن آئے
محبوبِ حقیقی کے دیدار کے دن آئے
پھر شب کے اندھیروں میں جاگے گا نصیب اپنا
پھر اپنے گناہوں کے اقرار کے دن آئے
پھر نگر نگر، گھر گھر سحری کا ہُوا چرچا
پھر صُبح و مسا صوم و افطار کے دن آئے
مانیں کہ نہ مانیں وُہ اصرار کیئے جاؤ
دلبر سے محبت پر اصرار کے دن آئے
آ پہنچی چمن والو، رُت خاص بہاروں کی
ہر گُل کو یہ مژدہ ہو گلزار کے دن آئے
ربوہ کے مکینوں کو رمضان مبارک ہو
اُس بستی پہ پھر ہر سُو انوار کے دن آئے
عُشّاق پہ دلبر کا کتنا بڑا احساں ہے
خود کہتا ہے آ جاؤ، پھر پیار کے دن آئے
اللہ کے بندوں کی اب جیت مقدّر ہے
شیطاں کی شکستوں کے اور ہار کے دن آئے
صدّیق نہ غفلت کر اُٹھ مانگ لے کچھ تو بھی
درمان و علاجِ ہر آزار کے دن آئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل

سلطان احمد پیر کوٹی

روزہ اسلام کی ایک اہم عبادت ہے جو انسان کی روحانی ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہے اسے اسلام میں نماز کے بعد دوسرا مقام حاصل ہے۔ پانچ بنائے اسلام میں اسے نماز کے بعد رکھا گیا ہے۔ اس کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(البقرہ ۱۸۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

اس آیت مبارکہ میں کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ میں یہ بتایا گیا ہے کہ روزہ کوئی نئی عبادت نہیں یہ کوئی نئی نیکی نہیں جس کی بنیاد مسلمانوں کے ذریعہ رکھی جا رہی ہے۔ یہ کوئی نیا بوجھ نہیں جو ان پر ڈالا گیا ہے۔ بلکہ روزہ کی عبادت تو دوسری قوموں میں بھی پائی جاتی ہے۔ دنیا کا کوئی اہم مذہب ہے تو اس میں یہ عبادت کسی نہ کسی رنگ میں پائی جاتی ہے۔ تعداد میں گو فرق ہو۔ روزہ کا طریق بے شک مختلف ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اسی عبادت سے قریباً تمام امتیں برکت حاصل کرتی رہی ہیں۔ ہاں امت مسلمہ چونکہ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران ۱۱۱) کی مصداق ہے۔ یعنی وہ بہتر امت ہے جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔ اس لئے اس سے یہ امید ضرور رکھی گئی ہے کہ وہ اس عبادت کو زیادہ بہتر رنگ میں اور پوری شرائط کے ساتھ بجا لائے گی تا وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے یہ عبادت تجویز کی گئی ہے۔

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ میں لفظ الصِّیَام پر ال تخصیص کا ہے اور اس سے مراد رمضان المبارک کے روزے ہیں اور رمضان رمض سے مشتق ہے جس کے معنے تپش اور جلن کے ہیں گو اس ماہ کا نام رمضان رکھے جانے کی کئی وجوہ مفسرین نے بیان کی ہیں لیکن اس کی اصل وجہ تسمیہ وہی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا سُمِّیَ رَمَضَانَ لِاَنَّ الذُّنُوْبَ تُرْمَضُ فِیْہِ۔ اس ماہ کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں روزوں کی جو عبادت بجا لائی جاتی ہے اس سے گناہ جل جاتے ہیں پھر رمض کے معنے اس حرارت ایمانی کے بھی ہیں جو روزوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا..... روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق اور حرارت دینی ہوتی ہے"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

خدا تعالیٰ کے نزدیک سب مہینے اور سب موسم برابر ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ لیکن بندہ چونکہ کمزور ہے اور ضعف و نسیان کا پتلا ہے۔ اس لئے وہ سال کے بارہ مہینے خدا تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ اکثر بے توجہی سستی اور غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سال میں ایک ماہ کو اپنی رحمت کے غیر معمولی فیضان کے لئے خاص کر دیا ہے اور وہ رمضان کا مہینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس ماہ کی بابت بہت سی برکات اور فضائل کا ذکر فرمایا ہے۔ تا امت مسلمہ اس کی طرف متوجہ ہو اور بے توجہی اور غفلت کا شکار ہو کر ان سے محروم نہ رہے۔

(۱) پہلی فضیلت جو قرآن کریم نے ماہ رمضان کی بیان فرمائی ہے وہ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ہے۔ یعنی رمضان وہ مہینہ ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں وحی کی ابتداء ہوئی اور اس کے بعد برابر تئیس سال تک آپ پر قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا۔ پھر یہی وہ مہینہ ہے جس میں خاص طور پر حضرت جبرائیل تشریف لاتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اس تمام حصہ قرآن کا دور کرتے جو اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا۔ چنانچہ بخاری کتاب بدء الوحی میں یہ روایت درج ہے کہ

کَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ۔

یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات کو نازل ہوا کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور فرماتے اور اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن کریم رمضان المبارک میں ہی نازل ہوا اور قرآن کریم کی آخری اور کامل و مکمل وحی کو خدا تعالیٰ کا اس ماہ کے ساتھ مخصوص کر دینا اس کی فضیلت پر دال ہے۔

اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ میں ف تعلیلیہ قرار دیں تو اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ رمضان المبارک سے متعلق احکام قرآن کریم میں نازل ہوئے ہیں اور جس کے متعلق قرآنی وحی نازل ہوئی ہو۔ اس کے متعلق ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ کتنی اہم اور ضروری چیز ہے۔

(۲)۔ دوسری فضیلت قرآن کریم میں رمضان کی یہ بیان ہوئی ہے کہ

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض کرنے میں یہ حکمت رکھی ہے کہ تمہارے لئے سہولت کا سامان پیدا ہو اور تم عسرت و تنگی سے بچ جاؤ۔ گویا رمضان المبارک میں روزوں کی عبادت کو پوری شرائط کے ساتھ بجا لانے کے نتیجہ میں مومن کی تنگیاں دور ہو جاتی ہیں اس کے مصائب کا دور ختم ہو جاتا ہے۔ اور اسے سہولت اور آسانی کے سامان میسر آتے ہیں۔ ایک روزہ دار اس ماہ میں بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ عبادت اور سحری کھانے کیلئے رات کے ایک حصہ کی نیند سے وہ محروم رہتا ہے دن کا زیادہ حصہ عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی وجہ سے وہ اپنے کاروبار کے سلسلہ میں زیادہ انہماک نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اس عارضی اور وقتی تکلیف کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کو پا لیتا ہے وہ اپنے خالق و مالک خدا سے اتصال پیدا کر لیتا ہے اس سے ایک تعلق اسے نصیب ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا فرماتا ہے روزے میرے لئے ہیں اور میں خود ہی ان کی جزا ہوں اور جس کو خدا تعالیٰ مل جائے یا اس کے انوار و افضال کا وہ مورد ہو جائے تو یہ عارضی اور وقتی تکلیف کیا حیثیت رکھتی ہے بمقابل اس کے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانے کی وجہ سے مستقبل کی بہت سی تکالیف اور مصائب سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ گویا روزے اس کے لئے بمنزلہ ڈھال کے ہو جاتے ہیں۔

پھر روزوں کے نتیجہ میں انسان کے اندر قوت برداشت پیدا ہو جاتی ہے۔ کفایت شعاری کی صفت پیدا ہوتی ہے محنت کی فضیلت اجاگر ہوتی ہے۔ استقلال کا سبق اسے ملتا ہے اور اگر وہ ان تمام قوتوں کو بروئے کار لائے تو وہ اپنے لئے سہولت کے سامان مہیا کر لیتا ہے۔ پھر اس حصہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے نہایت لطیف رنگ میں انسان کو یہ بتایا ہے کہ اگر تم مصائب اور تکالیف برداشت نہیں کرو گے تو تم سہولت بھی نہیں اٹھا سکتے۔

(۳) ایک اور فضیلت رمضان کی اللہ تعالیٰ نے وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے اور فرمایا ہے رمضان کے روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم گنتی پوری کرو اور گنتی پوری کرنے کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تاکہ تم اپنی زندگی بھر کے زمانہ کی تکمیل کر لو۔ انسان کھانے پینے کا محتاج ہے وہ ساری عمر روزے نہیں رکھ سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے لئے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ اسے ہر نیکی کا دس گنا سے سات سو گنا تک ثواب ملے گا۔ اس اصول کے مطابق رمضان کا مہینہ سارے سال کا قائم مقام ہو جاتا ہے اور جس شخص نے اس ماہ کے روزے رکھ لئے گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھ لئے۔

پھر مہینہ اس طرح بھی سارے سال کا قائم مقام ہو جاتا ہے کہ جو شخص اس ماہ میں روزہ کی عبادت کو پوری شرائط کے ساتھ بجا لاتا ہے اس مہینہ کو نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور نیکیاں کرنے کی بھی توفیق دیتا ہے اور وہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کی توفیق پاتا ہے اور اس طرح اس کی ساری کی ساری زندگی ہی نیکیوں میں گزرتی ہے وہ اپنی ساری زندگی کو عبادت میں شمار کر لیتا ہے۔

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قاضی ضیاء اللہ صاحب آف حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

از مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال

میرے خسر محترم قاضی ضیاء اللہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۸۹۲ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قاضی چراغ دین صاحب سکنہ پسرور ضلع سیالکوٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ نے بارہ سال کی عمر میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ قاضی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عاجز کی کمر پر دست شفقت پھیرا۔ قبول کرنے کے بعد آپ نے ۱۹۰۹ء میں مڈل کا امتحان گوجرانوالہ سے پاس کر کے ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ میں ملازمت اختیار کی۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ماتحت احمد نگر، ورکوٹ ہرا تحصیل وزیر آباد، پنڈی بھٹیاں تحصیل حافظ آباد میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کیا۔ ۱۹۳۲ء میں ڈسٹرکٹ بورڈ سے میونسپل کمیٹی حافظ آباد منتقل ہو گئے ۱۹۵۳ء تک یعنی تا ریٹائرمنٹ حافظ آباد میں ہی ملازمت کی۔ آپ کی سروس بک میں افسران بالا کے اعلیٰ ریمارکس کے مطابق آپ نے سارا عرصہ ملازمت نہایت دیانت اور اخلاص سے پورا کیا۔ عرصہ ملازمت میں جہاں جہاں رہے وہاں کے ارد گرد کے احمدی احباب کو منظم کر کے نماز جمعہ پڑھاتے۔ ان سے چندہ جات وصول کر کے مرکز بھجواتے۔ حافظ آباد میں سالہا سال تک پہلے سیکرٹری اصلاح و ارشاد، جنرل سیکرٹری اور پریذیڈنٹ کے عہدوں پر کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ شہر اور تحصیل حافظ آباد کے امیر بھی رہے۔ موصی اور تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہد تھے۔ سعیدہ اقبال بیگم صاحبہ کا رشتہ برادری کے رشتہ کو ٹھکرا کر میرے ساتھ محض کارکن سلسلہ ہونے کے ۱۹۴۷ء میں کیا ہر سال جلسہ سالانہ پر بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتے۔ مجلس مشاورت کے موقع پر اکثر نمائندہ مشاورت بن کر مرکز حاضر ہوتے۔ خلافت اولیٰ ثانیہ، ثالثہ کا دور دیکھا۔ بیعت خلافت میں بغیر کسی جھجک کے تینوں بار شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے موقع پر آپ حافظ آباد سے ۱۵ میل دور ایک گاؤں میں اپنی غیر احمدی برادری کے پاس گئے ہوئے تھے۔ ریڈیو پر اعلان وفات سن کر صبح سویرے ربوہ کا رخ کیا اور خلیفۃ المسیح الثالث کی بیعت کے بعد واپس شام کو پھر گھر پہنچے۔ اکثر مرکزی کارکنان نے ان کی وفات کے بعد مجھ سے ذکر کیا کہ قاضی صاحب مرحوم ہم مرکزی کارکنان کی آمد پر بڑے خوش ہوتے اور ہم بھی ایسا سمجھتے کہ گویا ہم اپنے گھر پر آ گئے ہیں۔ قیام پاکستان کے موقع پر جو احمدی گھرانے حافظ آباد آئے ان کو آباد کرنے میں مرحوم نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نماز تہجد کے بالالتزام تھے۔ باوجود پیرانہ سالی اکثر نصف شب کے بعد بستر سے اٹھ کھڑے ہوتے اور گھنٹوں نوافل، ذکر و اذکار میں مشغول رہتے۔ اذان فجر پر مسجد جا کر نماز با جماعت پڑھتے اور نماز کے بعد سورج چڑھنے تک بلکہ بعض دفعہ کافی دیر بعد قرآن کریم کی تلاوت کے بعد گھر لوٹتے۔ دعاؤں کی خصوصی عادت تھی ایک لمبی فہرست دعاؤں کی ان کو ازبر یاد تھی۔ چنانچہ نوافل کے آٹھ رکعتوں میں ہر رکعت و سجدہ کے لئے علیحدہ علیحدہ دعاؤں کے مضامین ترتیب دے ہوئے تھے۔ سادہ لباس پہننے کے عادی تھے۔ ساری عمر پگڑی پہنی۔ غذا سادہ تھی: صرف دو وقت یعنی صبح و شام کھانا کھانے کے عادی تھے۔ چنانچہ اس عادت کے طفیل ان کی صحت بفضل خدا وفات کے دن تک اچھی رہی اور معدہ اچھا رہا۔ سیر کی عادت تھی اور روزانہ مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت سے فراغت پر لمبی سیر کر کے گھر آتے۔ اکثر میری اہلیہ سے فرمایا کرتے کہ بیٹی اگر مر جاؤں تو تم [illegible] مجھے ربوہ پہنچا دینا۔ باقی عزیز و اقارب تو غیر احمدی ہیں۔ ان پر بھروسہ نہیں سو محترم قاضی صاحب مرحوم کی یہ خواہش بکمال تمام پوری ہوئی۔ بوقت وفات عاجز مع افراد کشمیر کی جماعتوں کے دورہ پر تھا۔ میری اہلیہ اور میرے برادر نسبتی قاضی اعجاز احمد صاحب نے بڑی ہمت و جرأت سے ربوہ لے جا کر تدفین کی۔ جزاکم اللہ۔ مرحوم کی وفات پر اکثر و بیشتر احباب نے ان کی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔

قاضی صاحب محترم ۲۴/۶ کو مغرب کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کر کے گھر تشریف لائے۔ گھر پر آ کر پیٹ میں درد کی شکایت کا اظہار فرمایا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ لیکن طبی امداد سے قبل ہی آپ اپنے محبوب حقیقی کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

مسجد احمدیہ حافظ آباد میں اذان کے بعد دوست محترم قاضی صاحب کے آنے کا انتظار کر رہے تھے کہ وفات کی خبر جا پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۵ جون کو نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ جہاں نماز مغرب کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ عمل میں آئی آپ کی یادگار ایک بیوہ پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں ایک بچی کے سوا سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔

عہدیداران جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلباء و طالبات کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔"

(۱) محترمہ سرور عبد المالک خان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ تحریر فرماتی ہیں کہ:-

"امسال لجنہ حلقہ دار الصدر شرقی کی دو بچیاں لڑکیاں میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کامیاب ہوئی ہیں اس خوشی میں ان بچیوں نے مساجد بیرون میں حسب توفیق حصہ لیا ہے۔"

محترمہ موصوفہ نے ان کے انیس روپے بمد مساجد ممالک بیرون ارسال فرمائے ہیں۔

(۲) مکرم ملک غلام نبی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ تحریر فرماتے ہیں

"صادقہ بنت ملک عبد اللہ صاحب جب وہ امتحان نتیجہ مجھے بتلانے آئی کہ میں کامیاب ہو گئی ہوں تو میں نے اس کو مبارک دی اور پھر ان کے گھر گیا۔ کہ کچھ شکرانہ کے طور پر مساجد بیرون میں چندہ دے دو۔ تو انہوں نے ۵/- روپے پیش کئے میں نے کہا کہ ۵/- روپے نہیں ۱۰/- روپے لینے ہیں"۔ چنانچہ مرکز میں ۱۰/- روپے وصول ہو چکے ہیں۔

غیر ممالک میں تعمیر ہونے والی مساجد کی اہمیت کے پیش نظر ہماری جماعت کے جملہ عہدیداران کو چاہیئے کہ ہر خوشی کے موقعہ پر جماعت کے ہر فرد کو خصوصی طور پر توجہ دلاتے رہا کریں۔

"نیکی کی تحریک کرنے والا اور نیکی کرنے والا ثواب میں برابر کے شریک ہوتے ہیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا عبد الغنی صاحب شاہدرہ لاہور تحریر فرماتی ہیں:-

"میرے خاوند ان دنوں تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ی۔ جی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں"

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

(۲)

مکرم ناصر احمد صاحب امینی	گوجرانوالہ	۳۰۰/۰۰	روپے
مکرمہ والدہ صاحبہ شیخ عبدالشکور صاحب	لاہور ۱۵	۵۰/۰۰	روپے
مکرم حشمت منیر صاحب	لاہور	۵/۰۰	روپے
مکرمہ رفعت پروین صاحبہ	ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی	"	۱۰/۰۰	روپے
" رفیع ناصر صاحب	"	۳/۰۰	روپے
" انجم رفیق شیخ صاحب	لاہور	۱۰/۰۰	روپے
" ملک مطاع محمد صاحب کھوکھر	"	۵۰/۰۰	روپے
" افتخار احمد صاحب صاحب فاروقی	"	۴۵/۰۰	روپے
" رانا بشیر احمد صاحب	"	۲/۰۰	روپے
" مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	"	۵/۰۰	روپے
" مقصود احمد صاحب ملک	"	۵۰/۰۰	روپے
" منور احمد ملک صاحب	"	۲/۰۰	روپے
" مرزا خلیل احمد صاحب	"	۲۵/۰۰	روپے
" مکرمہ اہلیہ شیخ نعیم احمد صاحب	"	۵/۰۰	روپے
" ڈاکٹر منظور حسین صاحب	"	۲/۰۰	روپے
" چوہدری محمد اسماعیل صاحب	"	۱/۰۰	روپے
" عبدالستار خان صاحب	"	۱/۰۰	روپے
" شیر الدین خان صاحب	"	۳/۰۰	روپے
" ملک عبدالحی صاحب	"	۵/۰۰	روپے
" ریاض احمد صاحب	"	۴/۰۰	روپے
" طاہر رشید ہاشمی صاحب	"	۱/۰۰	روپے
" منیر احمد ہاشمی صاحب	"	۵/۰۰	روپے
مکرمہ امۃ السلام صاحبہ	"	۵/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	سرگودھا شہر	۱۸۰/۰۰	روپے
" "	مانگٹ اونچے	۱۵/۰۰	روپے
" "	ملتان	۳۵/۰۰	روپے
" "	شیخوپورہ شہر	۱۰/۰۰	روپے
" "	گوجرانوالہ	۴۰/۰۰	روپے
" "	لاہور شہر	۱۵۶/۰۰	روپے
" "	کراچی	۱۸۸/۶۰	روپے
" "	اسلام آباد	۱۰/۰۰	روپے
" "	گوجر خان	۵۰/۰۰	روپے
" "	سیالکوٹ شہر	۵/۰۰	روپے
" "	ساہی وال	۲/۰۰	روپے
" "	حیدرآباد	۵/۰۰	روپے
" "	راولپنڈی	۸/۰۰	روپے
" "	گھنوکے ججہ	۱۳/۰۰	روپے
" "	اوکاڑہ	۱۶۱/۵۰	روپے
" "	لائل پور شہر	۱۹۲/۰۰	روپے
" "	نوشہرہ چھاؤنی	۴۵/۰۰	روپے
مکرم لطیف احمد صاحب	ربوہ	۳/۰۰	روپے
" چوہدری ظفر احمد صاحب گھمن ججہ		۱۰/۰۰	روپے
" چوہدری بشیر محمد صاحب چک ۳۵ سرگودھا		۱۰/۰۰	روپے
مکرمہ اہلیہ اکرام اللہ صاحب	جڑانوالہ شہر	۱۰/۰۰	روپے
" اہلیہ اعجاز اللہ صاحب	"	۵/۰۰	روپے

(باقی)

دین کو دنیا پر مقدم کرو

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے دین کے متعلق جو کام ہمارے ذمہ ہے وہ اتنا عظیم الشان ہے اور اس کی ذمہ داری اتنی وسیع ہے کہ میں افسوس کرتا ہوں ہمارے دل ابھی اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے ..... اگر تم سستیاں چھوڑ دو قربانیاں کرو اور دین کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لو تو یہ تمہارے لئے بہت زیادہ بہتر ہے۔"

تحریک جدید کے ذریعہ جو اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا کام جاری ہے اس کے اہم تقاضا کے پیش نظر ہمیں چاہیئے کہ اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے اپنا مال اور دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانات نکاح

میرے لڑکے محمد کریم انور کا نکاح عزیزہ عفورہ بیگم بنت الٰہی بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈی ٹائپ کالونی لائل پور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۶ بروز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(ملک محمد الدین کارکن دفتر آبادی تحریک جدید ربوہ)

(۲)

خاکسار نے ۲۹ ستمبر کو برادرم محمد یوسف صاحب ولد چوہدری عبداللہ خان صاحب لکھا والی کا نکاح محترمہ نسیم اختر صاحبہ دختر چوہدری محمد شریف صاحب امیر حلقہ کھیوہ باجوہ ساکن اوچا پہاڑنگ کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

جملہ بزرگان اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(مولوی محمود احمد باجوہ معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

درخواست دعا

۱۔ میرے بہنوئی عزیز احمد صاحب ریڈیو مکینک گول بازار ساہیوال کو ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں دائیں ٹانگ پر گہرا زخم آیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

۲۔ خاکسار کو کئی روز سے درد شکم کی تکلیف ہے اور بہت نقاہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ (ماسٹر امیر عالم ریلوے روڈ خوشاب)

۳۔ میرا بچہ بعمر ۵ سال پانچ چھ ماہ سے بعارضہ دل بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ایم کے ملک۔ ایبٹ آباد)

فارمیسی
پائلز کیور، پین کیور
استھما کیور وغیرہ
پیٹنٹ ادویات
کے علاوہ
ہومیو پیتھک و بائیو کیمک گولیاں،
پوٹینسیاں، مدر ٹنکچر اور کتب
بھی ہمارے ہاں دستیاب ہیں
ڈاکٹر [illegible] ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

خالص شہد
خریدیئے
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور اطفال الاحمدیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس اور خدام کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ، حضور ایدہ اللہ کی ایمان افروز تقاریر

مجلس شوریٰ کا انعقاد، علمی اور ورزشی مقابلے

اس سال خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۵ ماہ اخاء ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا اور ۷ اخاء کو حضور ایدہ اللہ کی تقریر اختتامی دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

تینوں دن اجتماع کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوتا رہا جس میں تمام خدام غیر معمولی ذوق و شوق سے شامل ہوتے رہے۔ دن بھر کی دینی اور علمی مصروفیات اور ورزشی مقابلوں کے بعد پروگرام رات کے ساڑھے دس بجے تک جاری رہتا تھا۔ اس میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے علاوہ درس القرآن۔ درس الحدیث درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ملفوظات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دو روح پرور تقاریر کے علاوہ متعدد علماء سلسلہ اور مبلغین کرام نے بھی خدام سے خطاب فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر استاذ الجامعہ نے تلقین عمل کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مبلغین افریقہ نے تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

مجلس سوال و جواب میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب فاضل محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ اور محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام میں سے محترم حکیم دین محمد صاحب اور محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

اجتماع کی حاضری

حاضری کے لحاظ سے یہ اجتماع خدا کے فضل سے غیر معمولی طور پر بہت کامیاب رہا۔ گزشتہ سال سالانہ اجتماع میں ۴۲۸ مجالس کے ۳۱۰۲ نمائندے شریک ہوئے تھے۔ لیکن اس سال ۵۵۸ مجالس کے ۳۹۱۰ خدام نے اجتماع میں شرکت کی۔ گویا گزشتہ سال کی نسبت اس سال اجتماع میں شریک ہونے والی مجالس اور خدام کی تعداد میں علی الترتیب ۱۳۰ اور ۸۰۸ کا اضافہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دونوں تقاریر کے دوران وسیع و عریض پنڈال جو گزشتہ سال کی نسبت وسیع تھا ناکافی ثابت ہوا۔ اجتماع کے دوران خدام مختلف ناموں سے موسوم دس بلاکوں میں اور خود ساختہ خیموں میں مقیم رہے۔ خدام کے علاوہ انصار صاحبان بھی بڑی تعداد میں پروگرام سے استفادہ کرنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔

مجلس شوریٰ

حسب سابق اس سال بھی اجتماع کے موقع پر مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آیا جس میں دیگر کئی ایک تجاویز کے علاوہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۳۵۲-۱۳۵۱ ہش (۷۳-۱۹۷۲ء) مبلغ ۲,۶۷,۷۶۰ روپے منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ شوریٰ کے اجلاس میں رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ اور اضافہ جات بہ دوران سال کی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔

صنعتی نمائش

اجتماع کے موقع پر مرکزی شعبہ صنعت و حرفت نے ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا اس میں مرکز کے علاوہ مجالس ماڈل ٹاؤن لاہور۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ حیدر آباد سیالکوٹ شہر۔ لائلپور اور گوجرانوالہ نے حصہ لیا۔ اس نمائش میں مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور اور مجلس ربوہ علی الترتیب اوّل و دوم قرار پائیں۔ اور انفرادی انعام محمد ارشد صاحب فاروقی ربوہ اور چوہدری عبد الغفور صاحب حیدر آباد نے حاصل کئے

علمی مقابلے

اجتماع کے پروگرام میں ترجمہ قرآن کریم حفظ قرآن کریم، مطالعہ احادیث مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام معلومات عامہ دینی معلومات، مشاہدہ و معائنہ، اذان، نظم خوانی ذہانت اور تقریر کے مقابلے بھی ہوئے۔ جن میں امتیاز حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے گئے۔

ورزشی مقابلے

اجتماع کے دوران انفرادی کھیلوں میں سے ۱۰۰ گز، ۴۰۰ گز اور ایک میل کی دوڑوں۔ گولہ پھینکنے، نشانہ غلیل لمبی اور اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنے اور وزن اٹھانے کے مقابلے ہوئے۔

اجتماعی کھیلوں میں سے پہلے سے مقرر شدہ سات علاقوں میں سے سات سات فٹ بال کبڈی۔ والی بال اور رسہ کشی کی ٹیمیں مقابلوں میں شامل ہوئیں۔ ان کھیلوں کے نتائج یہ ہیں:

کبڈی:۔
لاہور ڈویژن اوّل۔ کراچی و حیدر آباد ڈویژن دوم

فٹ بال:۔
ربوہ۔ اوّل سرگودھا ڈویژن دوم

والی بال:۔
ربوہ۔ اوّل سرگودھا ڈویژن دوم

رسہ کشی:۔
کراچی و حیدر آباد ڈویژن اوّل سرگودھا ڈویژن دوم

اطفال الاحمدیہ کا اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ایوان محمود میں منعقد ہوا۔ پہلے دن یعنی ۵ اخاء کو ۱۰ بجے اطفال اپنے جھنڈے اٹھائے مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی نگرانی میں خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں گئے جہاں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے مستفید ہوئے اور اجتماعی دعا میں شامل ہوئے اس کے بعد وہ واپس ایوان محمود میں آ گئے جہاں انہوں نے سالانہ اجتماع کے پہلے سے مرتب شدہ پروگرام کے مطابق زیر نگرانی جناب مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ حصہ لیا۔ ۶ ماہ اخاء کو مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور انور نصف گھنٹہ کے قریب بچوں میں تشریف فرما رہے۔ مختصر خطاب بھی فرمایا۔ آخری روز اپنے پروگرام کے اختتام پر حضور انور کے اختتامی خطاب سے مستفید ہوئے اور اجتماعی دعا میں شمولیت کے لئے مقام اجتماع خدام الاحمدیہ میں اپنے نگرانوں کی رہنمائی میں گئے۔

امسال ربوہ اور دیگر ۱۱۲ مجالس اطفال الاحمدیہ کے ۱۹۷۶ نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

غلبہ اسلام کے لئے مہم جاری ہے

رمضان کے مبارک مہینہ میں مالی جہاد کو تیز کر دیجئے۔ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں اپنے وعدوں کی ادائیگی فرمائیے۔ تاکہ غلبہ اسلام کی مہم زیادہ تیزی سے جاری رہے۔ ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ختم ہونے والا ہے کم از کم اسی فیصد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

مکرم برادرم بشیر احمد صاحب کاتب الفضل عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کی مکمل بحالی کے لئے اور کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ہدایت احمد خوشنویس الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۵